MarsiyaeMarsiya
www.emarsiya.com

[illegible]

سایا طوبیٰ کا ملا باغ ارم میں مجکو
بیٹھلو سایۂ دامان علم میں مجکو

[illegible]

ہمسے گو چھوٹے ہیں رن میں یہ بڑا نام کیا
پھوپھی صاحب کے تو بیٹوں نے بڑا کام کیا

[illegible]

دو جگر گوشوں کے مرنے سے یہ گھبرائی ہیں
بھویں اور بٹیاں زہراؑ کی نکل آئی ہیں

[illegible]

رن میں جانے نہ زیادہ کوئی کیا کام کرے
آرزو یہ ہے کہ مجھے اکبرؑ سا جو مرا نام کرے

[illegible]

خانہ بانو کی نہ تعریف سے میں خوش ہونگا
تمسے اب سامنے زینبؑ کے گواہی لونگا

[illegible]

رونے دینگے کہ افسوس بھی ملنے دینگے
جیتے جی خیمے سے اپنے نہ نکلنے دینگے

[illegible]

وارے جب عونؑ و محمدؑ کا نظر آتا تھا
ہاتھ ان دونوں کا بیساختہ اٹھ جاتا تھا

[illegible]

یاں تک آئی ہے صدا اہل حرم روتے ہیں
ہمتو جا کر در خیمہ پہ کھڑے ہوتے ہیں

[illegible]

آمد عونؑ و محمدؑ کے بیان ہوتے ہیں
منتظر لاشوں کے سر کھولے ہوئے روتے ہیں

[illegible]

کہا بانو نے کہ وہ دیر سے طالب ہیں رضا
دختر فاطمہ مصروف مناجات ہیں ہیں

[illegible]

یہ تو میں سمجھی کہ وہ پا کے شہادت آئے
جلد بتلاؤ کہ بھائی تو سلامت آئے

[illegible]

سن تو لوں قتل کیا کس کو اے شاہ زمن
مرد وہ ہی ہیں کہ کچھ کام بن آوے جن سے

[illegible]

خوب اعدا سے لڑے پر تہ شمشیر بھی ہوں
تاکہ غازی بھی ہوں اور فدیہ شبیر بھی ہوں

[illegible]

پر خبردار وہ نازوں کے مرے پالے ہیں
لاؤ نا آہستہ کہ زخم انکے ابھی آئے ہیں

[illegible]

بستر خاک پہ حضرت نے لٹایا انکو
چادر اک ڈال کے زینب نے چھپایا انکو

[illegible]

بار پر وار ہے کھا نیزہ و شمشیر آئے
کہدو زینب سے کہ سیدانی ترے شیر آئے

[illegible]

یوں تو میں دونوں کو زنہار نہیں دیکھونگی
بیبیوں آخری دیدار نہیں دیکھنے کی

[illegible]

جا کے میدان میں کس طرح یہ محبوب لڑے
یہ تو کہیے کہ غلام آپکے کچھ خوب لڑے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اُنکے لڑنے کا نہ احوال اِسی سے پوچھو
تم قسم دیکھئے یہ عباسؑ علی سے پوچھو

ہم میں طاقت نہیں جرأت سے فقط اُلجھے ہیں
ہاتھ سے تیغ و سپر اپنی گرے پڑتے ہیں

چاہتا تھا کہ کروں ضبط نہ چپ رہتا تھا
پوچھو اکبرؑ سے میں ہر بار یہ کیا کہتا تھا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

جو نہ پہچانتے تھے انکو وہ پہچان گئے
عونؑ و جعفرؑ کو شجاعانِ عرب مان گئے

کم سنوں سے ہوئی کیا عہدہ برائی مشکل
ہو گئی کیا انکے بزرگوں سے لڑائی مشکل

کہا زینبؑ نے کہ حضرت میں تصدق جان گئی
اب میں کہتی ہوں کہ ان دونوں کے قربان گئی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہو کے دو ٹکڑے زمیں پر جو کوئی گرتا تھا
نصف ادھر گرتا تھا اور نصف ادھر گرتا تھا

بولی زینبؑ کہ یہ سب شاہِ امم کہتے تھے
کہا شبیرؑ نے واللہ یہ ہم کہتے تھے

تھے بہت دور تو کچھ دل کی نہ کہہ سکتے تھے
ماموں صاحب کو یہ مڑ مڑ کے مگر تکتے تھے

۲۱

نانا کا دین جس کے لئے جنگ میں بچا
جو آگے ترے دین کی صف جنگ کرو اُن کو سوا
اکبر کی عمر ان چالیس اٹھائی تو ہو بیاں
دین کی حمایت نے تو نانا کو بچایا نہ بنا
بچا کے دین کی تم تو اس بار امر آپ کو بھی
منہ نہ موڑو دل کو تیغ دریا پہ بچا لیا

۲۲

ذکر عباس علمدار جو دریا پہ جو جا کے کیا
بیکسی تھی جو بیاں دل سے کہ میرے بن میں بیٹا
دل میں بن بیوی کی سکینہ کی جو تھی پیاس کا
اور دیدۂ عباس پہ جیسی بنی بن بابا
قدر ان کی کہیں بیاں کی گل اکبر کی زبان
اس طرح بیاں کیا دریا پہ بیان ان کی

۲۳

جب ہوئی قاسم و اکبر کی بیاں زحمت کی
اور سب بولے یہ شبیر سے جا دریا پہ
شکل ان کی ہے عباس کے علمدار جو سنو
اور ان کی حضرت زینب نے زخم دیکھے
اپنا ان کو دین تیغ پہ علمدار لے آئے
اور عباس کو دریا سے کہ گئے آئے

۲۴

الغرض شاہ شہیداں یہ بیاں لائے
بیچ بن میں تیغ شبیر ان کے لیے لاش لائے
بچے علی اکبر کو جو دیکھ کر کہ لائے
روئے اور بیٹے اکبر کے لاش لائے
اکبر و قاسم نے اپنے تن بہ تیغ پر سوئے
قاسم و اکبر و عباس کی لاش اُٹھائے